REGD NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۲ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ

جلد ۴۷/۱۲ — ۲۸ ظہور ۱۳۳۷ ہش — ۲۸ اگست ۱۹۵۸ء — نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ راگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

فرانس میں اہم مرکزوں کو الجزائری حریت پسندوں کے حملوں سے بچانے کیلئے فوج طلب کرلی گئی

"حریت پسند اہم صنعتی مرکزوں پر اپنے حملے جاری رکھیں گے" الجزائری ترجمان فرحت عباس کا بیان

پیرس ۲۷ راگست۔ فرانس میں ریلوں کارخانوں اور ریلوں وغیرہ کی حفاظت کے لئے فوج بلالی گئی ہے الجزائری حریت پسندوں کی طرف سے فرانس کے طول وعرض میں اہم صنعتی مرکزوں پر جو پے در پے حملے ہوئے ہیں ان کے پیش نظر یہ کارروائی کی گئی ہے۔ اُدھر پولیس افسروں اور سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کرکے انہیں ہر آن تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ یاد رہے الجزائری حریت پسندوں کی خفیہ جماعت کے کارکنوں نے جو سرزمین فرانس میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں دو روز قبل کم و بیش سات آٹھ اہم صنعتی مرکزوں پر حملہ کرکے آگ لگادی تھی۔ مارسیلز میں موٹروں کے تیل صاف کرنے کے کارخانے میں انہوں نے جو آگ لگائی تھی۔ وہ اب تک جل رہی ہے۔ اس میں اب تک آگ بجھانے والے فرانسیسی عملے کے بیس کے قریب آدمی زخمی اور ہلاک ہوچکے ہیں۔ اور سارا کارخانہ قریب قریب تباہ ہوچکا ہے۔ اس کارخانہ میں تیل کے ذخائر اور مشینوں کو تخریبی کارروائی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اندازہ ہے کہ صرف اس کارخانے میں ہی اسی لاکھ گیلن تیل جل کر تباہ ہوا ہے۔ یہ آگ اتنی خوفناک تھی کہ آگ کے شعلے میلوں دُور سے آسمان سے باتیں کرتے دکھائی دیتے تھے۔ دھوئیں کے بادلوں نے میلوں تک کے علاقے کو گرفت میں لے رکھا تھا۔ الجزائری حریت پسندوں کے ایک ترجمان فرحت عباس نے کہا ہے۔ کہ حریت پسند اہم صنعتی مرکزوں پر اپنے حملے جاری رکھیں گے۔ تاکہ فرانس کی اقتصادی طاقت کو کمزور کیا جاسکے ٭

ڈھاکہ ۲۷ راگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی پاکستان نے امتناعی نظربندی کا آرڈیننس فی الفور منسوخ کردینے کا فیصلہ کیا ہے۔

وزیراعظم کی زیرِ صدارت اعلیٰ سطح کی غذائی کانفرنس

کانفرنس میں صوبائی وزیر اعلیٰ وزیر خوراک اور اعلیٰ افسران کی شرکت

لاہور ۲۷ راگست۔ آج لاہور میں وزیر اعظم جناب ملک فیروز خان نون کی صدارت میں اعلیٰ سطح کی ایک غذائی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں صوبائی وزیر اعلیٰ جناب مظفر علی قزلباش، وزیر خوراک جناب ممتاز حسن قزلباش اور محکمہ خوراک کے اعلیٰ افسر شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں صوبے کی غذائی صورت حال کا جائزہ لے کر اسے بہتر بنانے کے اقدامات پر غور کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان اسمبلی نے دو اور بل منظور کر لئے

لاہور ۲۷ راگست۔ کل مغربی پاکستان اسمبلی کے سرمائی سیشن کے دوسرے دن دو مسودہ ہائے قانون۔ معدنیات کے انتظام سے متعلقہ قانون اور اشیائے ضروری کی بہم رسانی سے متعلقہ قانون۔ کثرت رائے سے منظور کئے گئے۔ یہ دونوں قوانین آرڈیننسوں کی صورت میں پہلے ہی نافذ ہیں۔ اول الذکر قانون کے ذریعہ معدنیات کی ترقی و انتظام سے متعلق ایسے تمام اختیارات صوبائی حکومت کو حاصل ہوگئے ہیں۔ جو آئین کے نفاذ سے پہلے مرکزی حکومت کو حاصل تھے اور موخر الذکر قانون کے تحت صوبائی حکومت کو بعض اشیائے ضروریہ کی سپلائی تقسیم اور تجارت پر کنٹرول کرنے کا اختیار حاصل ہوا ہے۔ ان اشیائے ضروریہ میں نیوز پرنٹ موٹریں سوتی اور اونی اور ریشمی کپڑا سائیکلیں اور ٹرٹیوب وغیرہ شامل ہیں ٭

متحدہ عرب جمہوریہ اور لبنان کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت پھر شروع ہوگئی

دمشق ۲۷ راگست۔ پرسوں سے متحدہ عرب جمہوریہ اور لبنان کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت کا سلسلہ پھر شروع ہوگیا ہے۔ لبنان میں فسادات شروع ہونے کے بعد سے دونوں ملکوں کے درمیان ریلوے مواصلات کا سلسلہ منقطع ہوگیا تھا پرسوں پہلی مال گاڑی بیروت سے دمشق پہونچی۔ اس بارہ میں بھی اتفاق ہوگیا ہے کہ اردن جو مال شام کی بندرگاہ لطاکیہ کے راستے درآمد کرتا ہے۔ وہ بھی ریل کے ذریعہ عمان بھیجا جائے گا۔

ضرورت ڈرائیوران

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

دو مستعد نوجوان ڈرائیوروں کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمعہ تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب بھجوائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ دی جائیگی ٭

دہلی میں ہیضہ کی وبا۔ ۱۹ افراد ہلاک

نئی دہلی ۲۷ راگست۔ گزشتہ ہفتہ کے روز سے پرانی دہلی میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق اب تک ۱۹ اشخاص اس بیماری کی وجہ سے ہلاک ہوچکے ہیں۔ تاہم "ہندوستان سٹینڈرڈ" نے مرنے والوں کی تعداد ۴۰ بتائی ہے۔

مغربی بنگال میں کمیونسٹ امیدوار کی کامیابی

کلکتہ ۲۷ راگست۔ مغربی بنگال اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں سابق وزیر انصاف مسٹر سدا نند جنہیں کمیونسٹوں کی حمایت حاصل تھی۔ کانگریسی امیدوار کے مقابلے میں دس ہزار دوٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ مسٹر سدا نند پانچ ماہ قبل اختلافات کی بناء پر ڈاکٹر رائے کی کابینہ سے مستعفی ہوگئے تھے۔ انہوں نے ساتھ ہی اسمبلی کی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا تھا اور برسر اقتدار کانگریس پارٹی کو ضمنی انتخابات کے لئے چیلنج کیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اگست

یہ صالح لوگ

پچھلے دنوں بعض اخبارات میں ایک سرتاپا غلط خبر نہایت غیر ذمہ داری کے ساتھ یہ شائع ہوئی تھی کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ نے امام جماعت احمدیہ کے نام ناجائز طور پر کچھ اراضی سمن آباد میں الاٹ کر دی ہے۔ اس پر بعض اخبارات میں ادارتی نوٹ بھی شائع ہوئے جن میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام کے متعلق عوام میں سخت اشتعال انگیزی کی گئی غلط پروپیگنڈا کرنے والے اخبارات میں سے سب سے زیادہ ان اخبارات نے حصہ لیا۔ جو خیر سے "دینی" کہلانے والی جماعتوں کے ترجمان ہیں۔ جو یہ ادعا لے کر انتخابات میں حصہ لے رہی ہیں۔ کہ وہ ملک میں اسلامی قانون کا نفاذ کریں گی۔ اور جو تمام برسر اقتدار لیڈروں کو فاسق و فاجر کہتے نہیں تھکتے۔ آپ ان اخبارات کا کوئی سا پرچہ اٹھا کر دیکھ لیجئے کوئی نہیں ہوگا جس میں برسراقتدار مسلمانوں کو اسلام کے نام پر بے نقط نہ سنائی گئی ہوں اور آپ اس دھوکہ میں نہ پڑ جائیں کہ آج پردۂ دنیا پر اگر پارسا اور نیک مسلمان موجود ہیں تو انہی جماعتوں کے لیڈر اور ارکان ہیں۔

ان پارسا جماعتوں میں سے ایک تو ان ایسی ایماندار بھی ہے جس کا امیر علی الاعلان "کلمہ شریف" پڑھ کر اس طرح از سر نو مسلمان ہوا تھا جس طرح کوئی کافر سے مسلمان ہوتے وقت کلمہ پڑھتا ہے۔ نہ صرف امیر بلکہ جماعت کے تمام ارکان کافر سے مسلمان ہو کر اب "اقامت دین" اور "اسلامی قانون" کے نفاذ کے لئے انتخابات میں کھڑے ہوئے ہیں۔

یہ دیندار اور صالح لوگ ہیں جو جماعت احمدیہ کے متعلق نہ صرف بات کا بتنگڑ بنانے میں پیش پیش رہتے ہیں بلکہ اپنے دفتر میں بیٹھ کر ایسی جھوٹی خبریں تراشتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر شیطان بھی کان پکڑے۔

الغرض یہ لوگ ہیں جنہوں نے امپروومنٹ ٹرسٹ اور امام جماعت احمدیہ کی الاٹمنٹ کی غلط خبر لے کر اپنے اخبارات میں ادارتی نوٹ شائع کئے اور اپنی دیانت داری کی دھاک اس سراسر اسلامی اخلاق کے مطابق بٹھانی چاہی کہ دو قدم چل کر دفتر متعلقہ سے صحیح معلومات بھی حاصل کرنا گوارا نہ کیا۔

اخبارات میں حکومت کا پریس نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اور پبلک کے سامنے صحیح حالات آ چکے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اب یہ صالح اور دیندار لوگ کیا کریں۔ کیونکہ اس پریس نوٹ میں حکومت نے جو واقعات بتائے ہیں۔ وہ ایسے ہیں کہ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ٹرسٹ نے امام جماعت احمدیہ کے ساتھ احسان تو کیا حق بجقدار رسید کا بھی معاملہ نہیں کیا۔ بلکہ ایسا سلوک کیا ہے۔ جو بے انصافی کی حدود سے جا لگتا ہے۔

پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ٹرسٹ نے حضرت امام جماعت احمدیہ اور مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال احمدی کی ملکیتی ۵ کنال ۱۰ مرلے ۱۱ - ۹ - ۴۸ کنال اراضی تحصیل کر لی تھی۔ ۳۰ فیصدی سڑکوں وغیرہ کے لئے کاٹنے کے بعد ترقی کی لاگت لے کر ٹرسٹ کو قانوناً قریباً ۳۴ کنال اراضی انہیں واپس کرنی چاہیئے تھی۔ لیکن فی کنال ۱۷۷۰/۸ روپے ترقی کی لاگت لے کر بھی صرف تقریباً ۱۸ کنال اراضی واپس کی گئی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۸ کنال اراضی پر ترقی کی لاگت ۱۷۷۰/۸ روپے فی کنال یعنی کل -/۲۷۸۶۹ روپے بھی ٹرسٹ نے لے لئے ہیں۔ اور ۳۱ کنال ۱۱ مرلے ۱۰۰ مربع فٹ اراضی بھی لے لی۔ جس اراضی کی ترقی کی لاگت ۱۷۷۰/۸ روپے فی کنال ہے اس کی اصل قیمت کتنی ہوگی؟ اور پھر ۳۱ کنال ۱۱ مرلے ۱۰۰ مربع فٹ کی کل قیمت نکالئے اور اس میں -/۲۷۸۶۹ روپے جمع کیجئے اور بتایئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو مشترکہ کتنا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ تقریباً ۱۰۰ روپیہ فی مرلہ تو ترقی وغیرہ کی لاگت ہی بنتی ہے۔ اس بناء پر ۵۰۰ روپیہ قیمت فی مرلہ کے حساب سے ۳۱ کنال ۱۱ مرلے ۱۰۰ مربع فٹ اراضی کی قیمت قریباً سوا دو لاکھ روپے بنتی ہے۔ اب بتایئے کون مظلوم ہے؟

عوام ۔ اسلامی قانون کا نفاذ کرنے والے مدعیوں اور برسر اقتدار مسلمانوں کو بلا استثنا فاسق و فاجر کہنے والوں کے اخلاق عالیہ سے خوب واقف ہیں۔ اس لئے ہمیں توقع نہیں کہ یہ لوگ اپنی ایماندارانہ اشتعال انگیزی کی تلافی کریں گے اللہ تعالیٰ ہی قوم اور پاکستان کو ان سے محفوظ رکھے۔ آمین

تصوّرِ دین

جناب محمد ذکاء اللہ خاں بی۔ اے نے تسنیم کو ایک مکتوب میں لکھا ہے۔

"استقلال نمبر کے صفحہ اول پر آپ نے جو تین تصاویر شائع کی ہیں۔ ان کا مقصد صرف چند متعصب قسم کے اشخاص اور ملاؤں کو خوش کرنا ہے۔ ورنہ دین اسلام سے حقیقی محبت رکھنے والا مسجد کے مقفل ہونے پر کبھی خوش نہیں ہوتا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آپ مسجد کے مقفل ہونے پر احتجاج کرتے اور غمگین ہوتے کہ اللہ تعالیٰ کا نام پانچ وقت بلند کیا جاتا تھا۔ جواب بند ہو گیا ہے۔ مگر آپ ہیں کہ خوشیاں منا رہے ہیں۔ کیا یہی اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو راستہ دکھلا دے۔"

(تسنیم ۲۱ اگست)

محمد ذکاء اللہ خاں صاحب بھی بڑے بھولے بادشاہ معلوم ہوتے ہیں۔ مسجد کے احترام کے متعلق اس قوم کے ترجمان کو لکھ رہے ہیں۔ جن کے خیال میں نماز روزہ وغیرہ اسلامی شعائر محض پوجا پاٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جن کا تصور دین مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہو سکتا ہے:

"دین کے معنے اطاعت کے ہیں کیش اور مذہب کے لئے جو دین کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس کا اصل معنے موضوع لہٗ نہیں ہے۔ بلکہ اس کو دین اس وجہ سے کہتے ہیں۔ کہ اس میں بھی انسان خیال و عمل کے ایک خاص سسٹم کی اطاعت کرتا ہے۔ دراصل "دین" کا لفظ قریب قریب وہی معنے رکھتا ہے۔ جو زمانہ حال میں اسٹیٹ کے معنے ہیں۔ لوگوں کا کسی بالاتر اقتدار کو تسلیم کر کے۔ اس کی اطاعت کرنا یہ "اسٹیٹ" ہے یہی "دین" کا مفہوم بھی ہے۔"

(سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۹۳)

اب خیال فرمایئے کہ ایسے لوگوں کو احترام مساجد سے کیا تعلق؟

تسنیم اپنے جواب میں لکھتا ہے۔

"وہ اس فریب کا شکار معلوم ہوتے ہیں جس کے ذریعہ پوری قادیانی تحریک پروان چڑھ رہی ہے۔ تبلیغ و اشاعت اسلام کا نام ہے کہ قادیانی مسلمانوں میں مقبول ہونا چاہتے ہیں۔ اور بہت سے ظاہر پسند اور فریب خوردہ لوگ اس ٹٹی کی آڑ میں قادیانیوں کا شکار ہو جاتے۔ اور اپنے ایمان کو خراب کر بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ ان کی تبلیغ نہیں جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ بلکہ اس دین باطل کی تبلیغ ہے جو مرزا صاحب قادیانی لائے تھے۔ اس کا نام چاہیں وہ اسلام ہی رکھیں محض لیبل کی وجہ سے بوتل کے اندر کی شراب شہد نہیں بن جاتی۔"

(تسنیم ۲۱ اگست)

ہماری طرف سے تسنیم کو اس کا جواب یہ ہے کہ

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ہم جناب محمد ذکاء اللہ خان صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ ان لوگوں کی کرتوتیں دیکھ کر دل میلا نہ کریں۔ اس میں بھی ہمیں یقیناً اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی بداعمالیوں کی سزا دینا چاہتا ہے۔ تو اس کے ہاتھ میں ظلم کی تلوار دے دیتا ہے جو وہ معصوموں پر چلاتا ہے۔ ذہن میں "مادی طاقت" کا زعم بھر دیتا ہے جس سے وہ حق کو دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنی چمکار دکھاتا ہے۔

انی اتیاک بغتۃ

(الہام مسیح موعود علیہ السلام)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام ہے کہ

انی مھین من اراد اھانتک

اس کی تصدیق نمونہ از خروارے ملاحظہ فرمایئے۔ (قارئین الفضل سے معذرت کے ساتھ)

یہ بات اب قطعی ثابت ہو چکی ہے کہ مودودی صاحب کے معتقدوں میں اخلاق تھا ہی

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

ایک نہایت ایمان افروز روایت

خدا تعالیٰ کے حضور حضرت مسیح موعودؑ کا بلند مقام

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی مرحوم کو اکثر دوست جانتے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین اور مخلص ترین صحابہ میں سے تھے جنہوں نے محبت اور اخلاص سے حصہ وافر پایا تھا اور جیسا کہ حضرت منشی صاحب مرحوم کی دیگر روایتوں سے ظاہر ہے۔ جو "اصحاب احمدؐ" میں چھپ چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی انہیں بڑی محبت اور شفقت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان سے اپنے عزیزوں کی طرح بے تکلفی کا سلوک فرماتے تھے۔ حضرت منشی صاحب مرحوم کے فرزند شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور نے جو خدا کے فضل سے اپنے والد مرحوم کے قدموں پر گامزن ہیں مجھے حضرت منشی صاحب کی ایک روایت لکھ کر بھجوائی ہے جو غالباً پہلے کسی جگہ نہیں چھپی۔ یہ روایت بہت ایمان افروز ہے۔ کیونکہ اس سے اس بلند مقام کا پتہ چلتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کے حضور حاصل تھا۔ جس کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔ مثیل موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔"

(کشتی نوح)

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رُو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ میں خاتم الخلفاء تھا۔"

(کشتی نوح)

بہرحال حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی روایت جو مجھے ان کے صاحبزادہ محترم شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے درج ذیل کی جاتی ہے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم فرماتے ہیں:۔

"ایک دفعہ میں نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور جو پیشگوئیوں میں میعاد مقرر فرما دیتے ہیں۔ کسی میں ایک سال کسی میں دو سال یا اس سے کم و بیش تو آیا حضور اللہ تعالیٰ کے اذن اور الہام سے ایسا کرتے ہیں؟

حضور نے جواب دیا کہ

اکثر تو میں اللہ تعالےٰ کے اذن اور الہام سے ہی میعاد مقرر کرتا ہوں مگر بعض اوقات میں خود بھی میعاد مقرر کر دیتا ہوں کیونکہ جس خدا کو میں نے دیکھا ہے اور جو تعلق اس کا میرے ساتھ ہے اس کے پیش نظر میں اس پر کامل یقین رکھتا ہوں کہ جب میں سجدے میں اس کے سامنے گروں گا تو وہ میری درخواست ضرور قبول فرمالے گا۔"

اس لطیف روایت سے جہاں ایک طرف اللہ تعالےٰ کی جانب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ غیر معمولی شفقت اور عزت افزائی پر بے نظیر روشنی پڑتی ہے وہاں اس بات پر بھی گویا روشنی کا ایک درخشاں سورج طلوع کرتا ہے کہ حضور کو اپنے آسمانی آقا کی محبت اور قدرشناسی اور قبولیت پر کس درجہ یقین اور کس درجہ ایمان تھا!! یہ اسی قسم کا روحانی مقام ہے جس کی طرف حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے اپنے اس شعر میں اشارہ فرمایا ہے کہ:۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

"یعنی یہ وہ طبقہ ہے کہ جب وہ کلام کرتا ہے تو در اصل خدا کلام کر رہا ہوتا ہے۔ گو بظاہر ایک بندے کے منہ سے آواز نکلتی نظر آتی ہے۔"

ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقام قرب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِنِّی نزلت بمنزلۃٍ من ربی لا یعلمھا احدٌ من الناس وانّ سِرّی اَخْفٰی واَنْئٰی من اکثرِ اھلِ اللّٰہِ فَضْلاً عن عامّۃِ الْاَناسِ۔ (خطبہ الہامیہ)

"یعنی مجھے اپنے آسمانی آقا کے حضور ایسا مقام حاصل ہے کہ لوگوں میں سے کوئی اس پر آگاہ نہیں اور میرا روحانی راز اتنا مخفی اور لوگوں کی نظروں سے اس قدر دُور ہے کہ وہ اکثر اہل اللہ سے بھی پوشیدہ ہے چہ جائیکہ عام لوگوں کو اس کا علم ہو۔"

حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روزمرّہ کے معمولی سے واقعہ کے تعلق میں فرماتے ہیں کہ:۔

"رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

"یعنی کئی پراگندہ حال اور غبار آلود لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے فضل و رحمت پر بھروسہ کر کے کسی امر میں قسم کھا جائیں کہ خدا کی قسم ایسا ہو گا یا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو گا تو اللہ تعالےٰ ان کی قسم کی لاج رکھ کر اسے پورا کر دیتا ہے۔"

تو جب عام مومنوں کا (جو خدا کے تعلق پر بھروسہ کر کے کوئی بات کہہ جاتے ہیں) یہ حال ہے تو اس بزرگ ہستی کا کیا کہنا ہے جس کے مقام اخروی کے متعلق ہمارے آقا سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

یُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ

"یعنی میری اُمت کے مسیح کو یہ روحانی مقام حاصل ہے کہ وہ فوت ہونے کے بعد میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔"

اس سے نعوذ باللہ یہ مراد نہیں کہ کسی زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کھود کر اس میں مسیح موعود کے جسد کو اتارا جائے گا۔ یہ مادی لوگوں کی پست خیالی کی باتیں ہیں جنہیں اپنی محدود نظر میں محصور ہونے کی وجہ سے رسول پاک (فداہ نفسی) کی عزت تک کا پاس نہیں۔ بلکہ اس میں مسیح موعود کے مقام ظلّیت اور بروزیت کی طرف اشارہ ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ میری اُمت کا مسیح میرے ہی روحانی وجود کا ٹکڑا ہے اور وہ جو کچھ پائیگا میرے ہی فیض سے اور میرے ہی واسطہ سے اور مجھی میں سے ہو کر پائے گا۔ اللّٰھمّ صلِّ علیہ وعلیٰ مُطاعہٖ محمّد صلوٰۃً وسلاماً دائماً وَوَفّقنا لخدمۃ دینک الاسلام مَا اَحْیَیْتنا وَابعثنا تحت اَقْدامِ اَحِبّائِکَ اِذا توفّیتنا وَاٰتِنا مَا وَعَدْتَنا علیٰ رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنا یوم القیامۃ اِنّکَ لا تُخْلِفُ المیعاد۔

میں نے جو یہ دعائیہ کلمات لکھے ہیں یہ جماعت کو توجہ دلانے کے لئے لکھے ہیں کہ جب خدا نے ہمیں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک جھنڈے کے نیچے ایسے ارفع مقام کا امام عطا فرمایا ہے تو جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی ہمتوں کو بلند کرے اور اپنے عزائم کو پختہ کر کے نہ صرف خود روحانیت میں اعلےٰ مقام حاصل کرے بلکہ خدمتِ اسلام کا بھی وہ نمونہ دکھائے جو صحابہ کرام نے دکھایا اور دین کی خاطر وہ قربانی پیش کرے جو اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۵ راگست ۱۹۵۸ء

۳۱ جولائی کا اندوہناک سفر

از مکرم صوبیدار عبدالغفور خانصاحب افسر حفاظت

کون جانتا تھا کہ آج کا آفتاب ہمارے لئے ایک غم اور ناقابل برداشت صدمہ کا پیغام لے کر آ رہا ہے ۳۱؍ کا آفتاب صبح طلوع ہو رہا تھا۔ نخلہ میں ہمارا قافلہ مری جانے کے لئے تیاریاں کر رہا تھا۔ سارے انتظامات مکمل ہو جانے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطلاع پہنچائی گئی۔ کہ سارا قافلہ سفر کے لئے تیار کھڑا ہے۔ حضور چھ بجے تشریف لائے۔ موٹر میں بیٹھنے سے پہلے ساری موٹروں اور ہم سفر احباب پر ایک نظر ڈالی۔ اور پھر موٹر میں بیٹھ گئے۔ جونہی ہم نخلہ کی سڑک سے پختہ سڑک پر پہنچے حضور نے وقت اور تلہ گنگ کا فاصلہ دریافت فرمایا۔ خاکسار کے جواب پر حضور نے اندازہ فرمایا کہ اتنی دیر میں ہم پنڈی پہنچ جائیں گے۔ اور پھر تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد حضور طے شدہ فاصلہ اور وقت دریافت فرماتے رہے جس سے حضور کا منشاء مبارک یہ معلوم ہوتا تھا کہ تیز پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ موٹروں کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ ہم سوا آٹھ بجے پشاور پنڈی روڈ والے پہلے پٹرول پمپ پر جب پٹرول ڈالنے کے لئے رُکے تو حضور کو اتنی دیر کے لئے بھی رُکنا پسند نہیں تھا۔ اس لئے جلدی جلدی پٹرول ڈال کر روانہ ہوئے۔ مگر جوں ہی ہم شہر کے درمیان پہنچے۔ اچانک ہماری کاریں جماعت احمدیہ راولپنڈی کے افراد نے اشارہ کر کے روک لیں۔ چونکہ حضور کسی رکاوٹ کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ میں تیزی سے احباب کو بتلانے کے لئے اترنے لگا۔ اتنے میں میر انوار الدین صاحب نے فوراً آگے بڑھ کر موٹر کا دروازہ کھولا۔ اور حضور کے دست مبارک کو بوسہ دے کر سسکیاں بھرتے ہوئے یہ المناک خبر سنائی۔ کہ مری سے ٹیلیفون کے ذریعہ خبر ملی ہے کہ سیدہ ام ناصر صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر ہر قلب کے دلوں میں نشتر کی طرح

چبھی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جو قافلے کی رہنمائی فرما رہے تھے۔ چلنے کا حکم دیا قافلہ روانہ ہوا۔ اور خاکسار ہر سنگ میل پر طے شدہ فاصلہ کی خبر حضور کو پہنچاتا رہا۔ حتیٰ کہ جب چھرہ پانی پہنچے۔ تو موٹر اتنی گرم ہو گئی تھی۔ کہ آگے چلنے کے قابل نہ رہی تھی۔ گیارہ بجے چھرہ پانی سے جیپ میں سے چند سواریاں اتار کر حضور اور خاکسار جیپ کے فرنٹ سیٹ پر اور مخدومہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ پیچھے بیٹھ گئیں۔ جیپ کے ڈرائیور کو ہدایت ملی کہ تم جتنا تیز چلا سکتے ہو چلاؤ۔ یہاں سے وقت اور مسافت کی اطلاع دینے کی ذمہ داری حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اٹھالی۔ آخر خدا خدا کر کے ہم مری پونے بارہ بجے پہنچے۔ حضور کی آمد کی اطلاع راستہ ہی میں ٹیلیفون پر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے کر دی تھی۔ حضرت میاں صاحب والی کار بھی زیادہ تیز رفتاری کی وجہ سے عین چند میل میں آکر فیل ہو گئی۔ اور وہاں سے وہ معہ سواریوں کے پیدل کوٹھی کی طرف آ رہے تھے۔ جب ہماری جیپ الکی کانٹنیا لاج پہنچی سب حیران ہو گئے۔ مگر جوں ہی جیپ کوٹھی میں داخل ہوئی تو خاندان کے تمام افراد اور احباب نے جیپ کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ خاکسار نے جب ایک نظر کوٹھی پر ڈالی اور پھر اس کے مکینوں اور دوسرے احباب پر۔ جس میں ہر وقت گہما گہمی رہتی اور ہر شخص ہشاش بشاش رہتا تھا۔ اور جن کے چہروں پر کبھی ملال نہ دیکھا تھا۔ آج سب کی آنکھیں اپنی پیاری امی جان کی جدائی کے ناقابل برداشت صدمہ سے سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔ حضور کو دیکھتے ہی ان کی آنکھیں جو آنسوؤں سے بھری تھیں پھر چھلک گئیں۔ یہ وقت میرے لئے بھی بہت نازک تھا۔ مجھ سے بھی ان کا دکھ دیکھا نہیں جاتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ ان میں ہر ایک سے گلے لپٹ کر زور زور سے چلاؤں۔ مگر میری ذمہ داریاں مجھے ہر بار روک دیتیں پھر خاکسار کئی دفعہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے پاس آتا۔ تو ان کو بہت صبر اور تحمل سے ٹیلیفونوں پر مختلف لوگوں اور شہروں

کو پیغامات دیتے دیکھتا۔ اور اسی طرح باہر کے مہمانوں اور حاضرین سے ملتے اور بہت صبر اور حوصلہ سے باتیں کرتے دیکھتا تو طبیعت میں قدرے سکون پیدا ہو جاتا تین بجے تک غسل اور تکفین کے تمام انتظامات مکمل ہو جانے کے بعد جنازہ باہر صحن میں لایا گیا۔ اور حضور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد جنازہ کو اٹھا کر لاری میں رکھا گیا۔ عین اس وقت مجھے خیال آیا کہ جب ۱۹۵۵ء میں ہمارا قافلہ مری کو چھوڑ رہا تھا۔ اور حضرت امی جان سنوڈن کوٹھی سے نیچے سڑک تک پالکی میں سوار ان دشوار گذار راستہ پر اتاری جا رہی تھیں۔ اس وقت میں نے ان کی پالکی کو کندھا دیا تھا۔ لیکن اب آج مری سے روانگی کے وقت ان کے جنازہ کو کندھا دے رہا ہوں۔ انتظامات مکمل ہو جانے پر چار بجے خاندان کے افراد کے لئے دو بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس میں سب بیٹھ گئے۔ اور ہمارا قافلہ روانہ ہوا۔ راستہ میں باقی قافلہ چھرہ پانی میں تھوڑی دیر کے لئے رک گیا۔ مگر حضور نے فرمایا کہ ہم تریٹ میں نماز ظہر و عصر پڑھ کر چلیں گے۔ اس لئے ہم آگے تریٹ چلے گئے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے سارا قافلہ روانہ ہوا اور تقریباً چھ بجے ہم راولپنڈی پہنچے وہاں بزرگان جماعت راولپنڈی اور خدام اپنے محبوب آقا کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ قافلہ کے لئے چائے اور پانی کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ پیر صاحب اور جماعت راولپنڈی کے خدام بھاگ بھاگ کر ہر دوست کی خدمت میں پانی و چائے پیش کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ وہاں پر پنجاب بس ٹرانسپورٹ کی دو بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور جنازہ کی حفاظت کے لئے کافی مقدار میں برف کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ ان بسوں میں سامان سواریاں اور جنازہ منتقل کیا گیا۔ جماعت پنڈی کے چند خدام دو موٹروں کے ساتھ ہمارے قافلہ میں شامل ہوئے ساڑھے سات بجے راولپنڈی سے پٹرول ڈلوا کر قافلہ براستہ چکوال روانہ ہوا۔ سورج غروب بھی ہو رہا تھا۔ مگر ہمارے غموں میں کوئی کمی نہیں آ رہی تھی۔ بلکہ لحظہ بلحظہ اضافہ ہی ہو رہا تھا۔ میں اس راستہ سے واقف نہ تھا۔ جب حضور نے دریافت فرمایا کہ چکوال کتنے میل ہے۔ میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر میل سٹون کو دیکھا۔ مگر جہلم اور لاہور کے علاوہ اور کچھ لکھا نہ پایا۔ میں نے سمجھا کہ شاید غلطی سے پڑھ نہ

سکا ہوں گا۔ پھر دوسرے میل سٹون کو زیادہ غور سے دیکھا۔ مگر اس پر بھی چکوال نہیں لکھا تھا میں نے عرض کیا۔ حضور چکوال نہیں لکھا ہے۔ شاید یہ یاد رہا تھا کہ چکوال کا راستہ آگے جا کر جدا ہوتا ہے۔ حضور نے پھر دریافت فرمایا کہ چکوال کتنے میل ہے۔ میں نے پھر بڑی کوشش کی مگر حیران تھا کہ چکوال آخر کیوں نہیں لکھا۔ میں نے پھر عرض کیا حضور جہلم اور لاہور لکھا ہے۔ چکوال نہیں نہیں لکھا۔ کئی سنگ میل پر تو کچھ بھی نہ لکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے اور بھی الجھن پیدا ہو جاتی میری پریشانی اور حیرانگی کا احساس حضور کو بھی ہوا۔ حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ چکوال نہیں تو پشاور یا مردان ضرور لکھا ہو گا۔ ہم چکوال جا رہے ہیں اور تم لاہور اور جہلم بتا رہے ہو۔ آخر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے چکوال کے راستہ کی وضاحت کر کے میری یہ مشکل حل کر دی۔ مندرہ تھانہ کے پاس ہماری ایک موٹر کی روشنی خراب ہو گئی۔ اور وہاں قافلہ کو تقسیم کرنا پڑا۔ بسیں اور خدام الاحمدیہ کی موٹریں پہلے چکوال روانہ کر دیں۔ اور باقی کاریں تھوڑی دیر میں روشنی ٹھیک ہونے کے بعد روانہ ہوئیں۔ اب چکوال تک سنسان سڑک پر یہ برق رفتار قافلہ جا رہا تھا۔ رات پونے دس بجے ہم چکوال پہنچے۔ حضور کا ارشاد ہوا چکوال کے ڈاک بنگلہ میں نماز مغرب اور عشاء پڑھیں گے چنانچہ اسی وقت ڈاک بنگلہ پہنچے حضور کے پیچھے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے کا موقعہ ملا پونے گیارہ بجے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا ڈاکٹر منور احمد صاحب کے مشورہ سے ربوہ کو براستہ تلہ گنگ قافلہ روانہ ہوا۔

اب چونکہ آدھی رات کا وقت ہو گیا تھا۔ حضور نے احباب ربوہ کے انتظار اور پریشانی کے خیال سے تیز چلنے کا ارشاد فرمایا ہماری ہر موٹر آج ربوہ اڑ کر پہنچنا چاہتی تھی۔ حضور نے پھر مسافت دریافت فرمائی۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی۔ یہ سفر جو غمزدہ اور پریشان حال اور دکھے دلوں کا نہ بھولنے والا سفر تھا۔

اس میں مجھے درود شریف اور استغفار پڑھنے کا بہت موقعہ ملا اور صحیح سلامت پہنچنے اور حضور کی درازیٔ عمر و صحت یابی اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور سلسلہ کے تمام کارکنوں اور مبلغین کے لئے اور اپنے جملہ خاندان کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ اسی طرح جس نے بھی مجھے دعا کے لئے کہا میں نے سب کے لئے اس سفر میں باوجود اتنی مصروفیت کے بارگاہ الٰہی سے دعائیں مانگیں کہ ہم سب کو اپنے فضل کے سایہ تلے ہمیشہ رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

رات کے پونے دو بجے ہم خوشاب پہنچے۔ یہاں بہت سے احباب حاضر تھے خوشاب کے محترم چوہدری نثار احمد صاحب جو بہت ہی مخلص دوست ہیں قافلے کے لئے پانی کا اور جنازہ کے لئے برف کا انتظام کئے رات بھر سے انتظار کر رہے تھے۔ حضور نے انہیں شرف باریابی بخشا۔ چند مخلص اور جان نثار دوست طارق کمپنی کی ایک بس میں ربوہ ہی سے خوشاب پہنچ گئے تھے۔ جس میں اور دوستوں کے علاوہ چوہدری صلاح الدین صاحب اور سید احمد صاحب بھی شامل تھے۔ خوشاب سے پٹرول ڈلوا کر قافلہ اسی رفتار سے روانہ ہوا۔ جب احمد نگر کے پاس پہنچے جو احمد نگر کے احباب ملے جو ساری رات سڑک پر اپنے پیارے آقا کی آمد کا انتظار کرتے رہے تھے۔ سوا تین بجے یہ غم زدہ قافلہ ربوہ کے اڈہ سے گذر رہا تھا۔ جہاں بہت بڑا ہجوم قطار در قطار باندھے ہمارا انتظار کر رہا تھا اور کچھ لوگ آمد کی خبر سن کر ننگے پاؤں اور ننگے سر گھروں سے دوڑ کر آتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ موٹریں آہستہ آہستہ ان کے سامنے سے گذر رہی تھیں۔ اور حضور سب کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔

جب ہم قصر خلافت میں پہنچے تو تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ اور چھوٹے بڑے سینکڑوں کی تعداد میں کھڑے تھے۔ حضور کار سے اتر کر اندر تشریف لے گئے۔ تب معلوم ہوا کہ جنازہ والی بس ابھی تک نہیں پہنچی۔ اس وقت بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا مگر خدا کا فضل ہوا کہ تھوڑی دیر بعد جنازہ والی بس پہنچ گئی۔ جب یہ بس آ کر کھڑی ہوئی تو دل ہلا دینے والا منظر سامنے تھا۔ کہ سب لوگ حضرت امی جان کے جنازہ کو دیکھ کر بے حد سسکیاں بھرنے لگے۔ سب حاضرین نے بڑھ چڑھ کر کندھا دینے کی کوشش کی۔ جنازہ اندر پہنچایا گیا۔ اور آگے کے حالات اکثر احباب دیکھ یا پڑھ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت امی جان کو جنت فردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو اس صدمہ جانکاہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عموماً اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں خصوصاً دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے تمام عزیز و اقارب کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور ہم سب کو ہر ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

صوبیدار عبدالغفور خان
افسر حفاظت

فاستبقوا الخیرات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ قرآن مجید

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

بعض وجوہات سے جن کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ اس سال پہلی سہ ماہی میں لازمی چندوں کی وصولی پچھلے سال کی پہلی سہ ماہی کی وصولی سے قدرے کم ہے۔ حالانکہ قبل ازیں لمبے عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ کی آمد لگاتار بڑھتی رہی ہے اور بڑھتی رہنی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔

چونکہ متوقع زائد آمد کی بنا پر اخراجات کا بجٹ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس لئے بجٹ کے مطابق آمد نہ بڑھے تو اخراجات پورے کرنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان دنوں اگرچہ آمد میں پچھلے سال کی نسبت سے زیادہ کمی نہیں ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ کئی مدات کی آمد میں کچھ زیادتی تو ہوئی ہے لیکن یہ ایزادی اتنی نہیں جتنی بجٹ میں ایزادی کی گئی تھی۔ اس لئے اخراجات پورے کرنے میں کافی دقت کا سامنا ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ زکوٰۃ اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور وصول شدہ رقم جلد جلد مرکز میں بھجواتے جائیں۔ اخراجات میں مشکلات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی باقاعدہ طور پر شروع نہیں ہوئی۔ الا ماشاء اللہ حالانکہ ایک بڑی رقم جنسیں خریدنے پر خرچ ہو چکی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام جماعتیں فوری طور پر اس چندہ کی وصولی شروع کر دیں۔

نظارت بیت المال کا اندازہ ہے کہ یہ کمی عارضی ہے۔ کیونکہ سابقہ سالوں میں بھی ابتداء سال میں چندوں کی وصولی بجٹ کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ اور یہ کمی آہستہ آہستہ دوران سال میں پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اس توقع کی بنا پر مطمئن نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس سال یہ کمی نسبتاً زیادہ ہے اور یوں بھی اگر آئندہ کی توقعات پر اطمینان کرنے کی عادت پڑ جائے تو جدوجہد میں کوتاہی واقع ہو جاتی ہے۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعد میں انتہائی محنت اور کوشش کرنے کے باوجود آخر سال تک بعض جماعتوں کا بجٹ پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ لگاتار محنت اور کوشش جاری رکھی جائے۔

اس اعلان سے یہ اثر نہ لیا جائے کہ تمام جماعتوں کے چندوں میں کمی ہے نہیں بلکہ بہت جماعتیں ایسی ہیں جن کے چندوں کی ۱۵؍اگست تک کی وصولی پچھلے سال اسی وقت تک کی وصولی سے زیادہ ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں اور ان کی فہرست نیچے بھی درج کی جاتی ہے تا دوسرے احباب بھی ان کے لئے دعا کریں۔ ان جماعتوں میں وہ جماعتیں بھی شامل ہیں۔ مثلاً کراچی اور لاہور جن کا قدم ہمیشہ آگے رہتا ہے۔ اور وہ جماعتیں بھی شامل ہیں جنہوں نے اس سال نمایاں طور پر اپنا قدم آگے بڑھایا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے جان و مال میں برکت ڈالے ان کے ایمانوں اور اخلاص کو بڑھائے اور اپنی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانی کے لئے انہیں ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔ جن جماعتوں کے چندوں کی آمد میں اس سال نسبتاً کمی ہے انہیں فرداً فرداً اطلاع بھجوا دی گئی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد آگے آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ:۔ یہ خیال رکھا جائے کہ نیچے لکھی ہوئی جماعتوں کے سامنے جو فیصدی ایزادی دکھائی گئی ہے وہ تدریجی بجٹ پورا کرنے کے بعد کی ایزادی نہیں بلکہ اس سال ان جماعتوں کی طرف سے ۱۵؍اگست تک چندہ عام و حصہ آمد میں جو وصولی ہوئی ہے وہ وصولی ان مدات کی پچھلے سال اسی تاریخ تک کی وصولی سے جتنی زیادہ ہے اسے سالانہ بجٹ کی نسبت سے فیصدی کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ مثلاً ایک جماعت جس کا چندہ عام و حصہ آمد کا سالانہ بجٹ ۱۲,۰۰۰ روپے ہے اور یکم مئی ۱۹۵۷ء سے ۱۵؍اگست ۱۹۵۷ء تک اس کی ان مدات کی وصولی ۲,۰۰۰ روپے تھی۔ لیکن اس سال اسی عرصہ میں اس کی ان مدات کی وصولی ۲۶۰۰ روپے ہو۔ تو اس کی ایزادی ۵٪ دکھائی گئی ہے۔

نام جماعت — ایزادی فیصدی — نام جماعت — ایزادی فیصدی

ا۔ جن جماعتوں کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ روپے سے زائد ہے

۱۔ کراچی ۲ ۲۔ لاہور (تمام حلقہ جات) ۲

ب۔ جن جماعتوں کا سالانہ بجٹ مبلغ دس ہزار اور ایک لاکھ روپے کے درمیان ہے

۱۔ لاہور چھاؤنی ۱۹ ۲۔ پشاور ۵ ۳۔ سول لائن (لاہور) ۵ ۴۔ مزنگ (لاہور) ۴

نام جماعت۔ ایزادی فیصدی — نام جماعت۔ ایزادی فیصدی — نام جماعت۔ ایزادی فی صدی

۵۔ کوئٹہ ۲ ۶۔ سیالکوٹ شہر ۲ ۷۔ ربوہ (تمام حلقہ جات) ۱

ج۔ جن جماعتوں کا سالانہ بجٹ پانچ اور دس ہزار روپے کے درمیان ہے

۱۔ باندھی (سندھ) ۹۴ ۲۔ دہلی دروازہ (لاہور) ۲۷ ۳۔ قصور ۲۲ ۴۔ گجرات شہر ۱۲
۵۔ گھٹیالیاں ۵ ۶۔ نرائن گنج ۴ ۷۔ کنری (سندھ) ۴ ۸۔ گوجرانوالہ ۴
۹۔ چٹاگانگ ۳ ۱۰۔ شیخوپورہ ۳ ۱۱۔ ملتان شہر ۲ ۱۲۔ سنت نگر (لاہور) ۱
۱۳۔ ملتان چھاؤنی ۱

د۔ جن جماعتوں کا سالانہ بجٹ دو اور پانچ ہزار روپے کے درمیان ہے

۱۔ پنڈی بھٹیاں ۴۲ ۲۔ چھانگا مانگا ۲۴ ۳۔ ڈیرہ غازی خان ۲۲ ۴۔ رحیم یار خان ۲۰
۵۔ بھاٹی دروازہ لاہور ۱۰ ۶۔ برہمن بڑیہ ۱۰ ۷۔ دار الصدر غربی ربوہ ۹ ۸۔ دار الرحمت غربی ربوہ ۸
۹۔ سانگلہ ہل ۸ ۱۰۔ دار الرحمت شرقی ربوہ ۷ ۱۱۔ مصری شاہ لاہور ۷ ۱۲۔ نوشہرہ چھاؤنی ۷
۱۳۔ دار النصر ربوہ ۷ ۱۴۔ گھسیٹ پور R.B 69 ۶ ۱۵۔ بھیرہ ۶ ۱۶۔ احمد نگر مشرقی پاکستان ۵
۱۷۔ محمد نگر لاہور ۵ ۱۸۔ سیالکوٹ چھاؤنی ۴ ۱۹۔ بہاولپور شہر ۴ ۲۰۔ ڈسکہ ۳
۲۱۔ دھرم پورہ لاہور ۳ ۲۲۔ ناصر آباد اسٹیٹ ۲ ۲۳۔ دار الصدر شرقی ربوہ ۱

(باقی)

انصار اللہ کے امتحانات

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

انصار اللہ اپنے امتحانات میں اپنی تعداد کے لحاظ سے بہت کم حصہ لے رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارا نصب العین ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ "نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو"

مجھے توقع ہے کہ احباب آئندہ امتحانات میں زیادہ توجہ اور شوق سے حصہ لیں گے۔ انصار اللہ کا کوئی رکن ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو ان امتحانات میں شریک نہ ہو۔ آئندہ امتحان انشاء اللہ ۱۹ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ اس کے لئے قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے نصف اوّل کا ترجمہ بطور نصاب مقرر ہے۔ زعماء انصار کو چاہیئے کہ اس امتحان میں شرکت کے لئے احباب کے نام دفتر مرکزیہ میں جلد بھجوا دیں۔

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

تربیتی کلاس

۱۳ اکتوبر سے ۲۴ اکتوبر ۵۸ء تک

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع سے ماقبل یعنی ۱۳ سے ۲۴ اکتوبر تک تربیتی کلاس ہوگی۔ مجالس خدام الاحمدیہ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا پیش نظر رکھا جانا ضروری ہے

۱۔ ضلع وار یا علاقائی طور پر جیسے بھی سہولت ہو مرکزی تربیتی کلاس کے نمونہ پر کلاسیں جاری کی جائیں۔ یعنی ہر علاقائی یا ضلع کی مجالس ایک جگہ نمائندگان کو جمع کر کے مرکزی نمونہ کے مطابق کلاس جاری کی جائے۔ اطلاع آنے پر مرکز ایک استاد بھجوانے کا انتظام کرے گا۔

۲۔ ان علاقائی یا ضلعوار کلاسز میں شامل ہونے جن خدام کی تعلیم اعلیٰ ہو انہیں مرکزی کلاس میں بھجوایا جائے۔

۳۔ رہائش و خوراک کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا۔

۴۔ مرکزی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر ۵۸ء تک مرکز میں آجانے چاہئیں۔

۵۔ اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا وہ نوٹ لے سکیں۔ نیز نمائندہ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

۶۔ ہر وہ مجلس جس کے اراکین کی تعداد ۴۰ یا اس سے زائد ہو ایک نمائندہ ضرور بھجوائے۔

۷۔ نمائندگان اپنے ہمراہ آٹھ کاپیاں۔ پنسل، قلم دوات اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

۳۱ اگست تک نائب صدر کے لئے نام تجویز کر کے بھجوا دیئے جائیں

دستور اساسی مجلس انصار اللہ کی دفعہ ۹۵ کے مطابق امسال انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ میں آئندہ تین سال کے لئے نائب صدر کا انتخاب ہوگا۔ انشاء اللہ۔ زعماء کرام اس عہدہ کے لئے نام تجویز کر کے دفتر مرکزیہ کو ۳۱ اگست سے قبل مطلع فرمائیں۔ تا باضابطہ کارروائی مکمل کی جا سکے۔

قائمقام قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

اہل قلم حضرات سے درخواست

الفرقان کا عیسائیت نمبر عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مقالات سے جلد ممنون فرمائیں۔

ایڈیٹر الفرقان۔ ربوہ

ہفتہ — چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال

جملہ مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس کی منظوری کی روشنی میں ۵۸ء کے اجتماع کی شوریٰ میں یہ طے پایا تھا کہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے لئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ مگر ابھی تک یہ کام تشنہ تکمیل ہے۔ ایسے وقتی اور ہنگامی قسم کے چندوں کو لمبے عرصہ تک پھیلائے چلے جانا مناسب نہیں لہٰذا میں جملہ ارکان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اس مقصد کے لئے جو ۴ ستمبر تا ۱۰ ستمبر ۵۸ء ہفتہ منانے کا پروگرام ہے اس کو اس رنگ میں منائیں کہ نتیجہ گواہی دے کہ آپ ایک زندہ قوم کے زندہ نوجوان ہیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات نکاح

۱۔ بتاریخ ۳ مئی بعد نماز عصر قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر پشاور ڈویژن نے مسجد احمدیہ مردان میں میاں منصور احمد ولد میاں غلام حسین صاحب مرحوم کا نکاح امۃ الحفیظ بنت میاں عبداللہ جان صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(میاں محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان۔ بکٹ گنج)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسحٰق قریشی ابن بابو محمد عمر قریشی صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید بیگم بنت قریشی محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار ترکی (جہلم) کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مکرمی محمد منشی خاں صاحب نے بمقام ترکی ۱۴ اگست ۱۹۵۸ کو پڑھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(محمد فاروق قریشی۔ بی۔ راولپنڈی)

۳۔ بتاریخ ۱۰ ۵۸/۸ برادرم آغا عبدالرحمٰن خانصاحب ولد کریم بخش خاں صاحب قوم پٹھان ساکن جال نواب شاہ سندھ کا نکاح ہمراہ مسماۃ فریدہ بیگم صاحبہ بنت غلام نبی خانصاحب سواتی ساکن مانسہرہ بعوض حق مہر مبلغ چار ہزار روپیہ مولانا عبدالواحد صاحب فاضل نے بمقام مانسہرہ پڑھا۔

احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ (آغا محمد عبدالرحیم ماڈل ٹاؤن لاہور)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے خالو جان مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے ہاں مورخہ ۵۸/۸/۲۹ کو پانچواں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام "خالد سیف اللہ" رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے (خاکسار منصور احمد ظفر ابن مولوی ظفر محمد صاحب لطیف مکمل)

۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب منیجر کریم نگر فارم کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ اگست ۱۹۵۸ء کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ لڑکے کی درازی عمر نیک صالح اور سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(محمد صادق اکاؤنٹنٹ کریم نگر فارم ٹاہلی ضلع تھرپارکر)

۳۔ بتاریخ ۵۸/۸/۱۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی منصور احمد ظفر کے ہاں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام "خالد ظفر" رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ناصر احمد ظفر ابن مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل)

درخواست دعا

میری لڑکی طیبہ بعمر ۹ سال عرصہ چار سال سے سخت سانس کی مرض میں مبتلا ہے آجکل حالت بہت خراب ہے۔ احباب کرام لڑکی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرشید قریشی ... ڈی ۲۵ ... سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۴۷ :- میں رسول بی بی زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے نقد -/۱۰۰ روپیہ ۲۔ کانٹے طلائی ایک ایک تولہ -/۱۰۰ روپیہ و حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے میزان -/۱۳۲ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الراقم عبد الحق شاکر واقف زندگی سکرٹری مالی دار الصدر ج ربوہ

الامتہ:۔ رسول بی بی

گواہ شد:۔ بنی احمد باجوہ بیٹا موصیہ مذکور باجوہ جنرل سٹور گولبازار

گواہ شد:۔ مقبول احمد ذبیح شاہد پریذیڈنٹ محلہ دار الصدر ج ربوہ

نمبر ۱۵۰۴۵ :- میں امتہ الحفیظ خانم بیگم خان شمس الحق خانصاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ستائیس سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۱۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے (الف) حق مہر مبلغ تین ہزار روپے ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ب میرے پاس طلائی زیورات اندازاً ساٹھ تولے ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً چھ ہزار روپے ہے تفصیل زیورات مندرجہ ذیل ہے۔

چوڑیاں ۲۵ عدد کڑے دو جوڑی۔ بندے ۱ عدد ٹکہ ۱ عدد مگھر ۱ عدد۔ پہنچیاں ۱ جوڑی جھمکے دو جوڑی۔ گانی دو عدد۔ ہار دو عدد۔ کانٹے ۴ جوڑی انگوٹھی ۱۳ عدد۔

۲۔ مندرجہ بالا جائیداد جس کی قیمت اندازاً نو ہزار روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

۳۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ امتہ الحفیظ خانم بیگم خان شمس الحق خانصاحب طوغی روڈ کوئٹہ

گواہ شد:۔ شمس الحق خان خاوند موصیہ معرفت ڈاکٹر میجر سراج الحق خانصاحب طوغی روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ خان ضیاء الحق خان ولد موصیہ طوغی روڈ کوئٹہ۔

نمبر ۱۵۰۴۴ :- میں شیخ محمد حنیف ولد شیخ کریم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ شیخ کریم اینڈ سنز عمر اندازاً ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والدین بفضل تعالیٰ زندہ ہیں۔ اسلئے جائداد میرے نام پر نہیں ہے البتہ جب کبھی بھی مجھے کوئی جائیداد ملے گی میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نیز میں میسرز شیخ کریم بخش اینڈ سنز کا باقاعدہ حصہ دار ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں تازیست اپنی ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ مطابق چٹھی موصی مورخہ ۲۶/۵/۵۹ "میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر ماہ اندازاً کم از کم -/۴۰ روپے ماہوار کے حساب سے ۱/۱۰ حصہ چندہ وصیت دیا کروں گا

العبد:۔ شیخ محمد حنیف

گواہ شد:۔ میجر مرزا میر احمد ای ایم ای ریکارڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ شیخ محمد اقبال پارٹنر شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ۔

نمبر ۱۵۰۴۳ :- میں رشید احمد طارق معلم وقف جدید ولد میاں نظام الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ تبلیغ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن رحیم آباد (سابقہ دیوہ) ضلع نوابشاہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے اور مجھے وقف جدید کی طرف سے مبلغ پچاس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میرے مرنے کے بعد میری جو جائیداد بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میں اپنی زندگی میں جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن میں ادا کرتا رہوں گا

العبد رشید احمد طارق معلم وقف جدید رحیم آباد۔ ڈاکخانہ لاکھا روڈ۔ ضلع نوابشاہ سندھ

گواہ شد منشی محمد حسین رحیم آباد۔ ضلع نوابشاہ

گواہ شد۔ خاکسار عبد الرحیم احمدی جماعت احمدیہ رحیم آباد ضلع نوابشاہ

نمبر ۱۵۰۴۲ میں سیدہ مبارکہ بیگم رضیہ زوجہ عبد الباری تعلقدار قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پٹوا کھالی ضلع باریسال صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی نکلس چار تولہ۔ چوڑی چھ عدد ساڑھے تین تولہ کان کا ٹوپ نصف تولہ۔ انگوٹھی نصف تولہ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

جو مزید جائیداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے پر جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

فقط المرقوم ۲/۵/۵۸ ۲۱

الامتہ سیدہ مبارکہ بیگم رضیہ

گواہ شد عبد الباری منصف پارہ پٹوا کھالی ضلع باریسال

گواہ شد۔ محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ ڈھاکہ۔

نمبر ۱۵۰۳۸ میں مشتاق احمد ولد کریم بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد و منقولہ و غیر منقولہ نہیں سات کنال قیمتی ایک ہزار روپیہ واقع نادل گڑھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ -/۶۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

المرقوم سفیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔

العبد۔ مشتاق احمد

گواہ شد سلطان علی ولد چوہدری نواب خان سکنہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان ولد غلام نبو دیشاہ گکھڑ

نمبر ۱۵۰۳۷ محمد شریف ابو حنیفی ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ منڈی ضلع گجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جون ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۱۰ جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد محمد شریف ابو حنیفی

گواہ شد ڈاکٹر محمد یعقوب خان ولد نبو دیشاہ گکھڑ

گواہ شد سلطان علی ولد چوہدری نواب خان چدھڑ ساکن گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

پاکستان، ایران اور افغانستان کے وفاق کا نظریہ اور اس کی وضاحت

وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۷ اگست وزیر اعظم ملک فیروز خان نون نے کل صوبائی دارالحکومت میں پاکستان ایران اور افغانستان پر مشتمل میثاق یا وفاق کے نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ تینوں ہمسایہ ممالک ۔۔۔ متذکرہ نوعیت کا اتحاد قائم کر سکیں تو ان کے دفاعی اخراجات خود بخود کم ہو جائیں گے اور اس طرح ان کی داخلی معیشت بہتر ہو جائے گی۔

وزیر اعظم نے یہ نظریہ لنڈن سے واپسی کے فوراً بعد پبلک طور پر چند دن قبل کراچی میں پیش کیا تھا۔ آپ نے آج سہ پہر لاہور میں مقامی اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران اس تصور کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ابھی تک اس سلسلہ میں ایران اور افغانستان کی حکومتوں سے کوئی رابطہ پیدا نہیں کیا۔ میں نے تو صرف اپنے ایک ذاتی نظریہ کا پبلک طور پر ذکر کیا ہے۔ ممکن ہے جلد یا بدیر اسے عملی جامہ پہنایا جا سکے اور اس طرح ان تینوں ہمسایہ اسلامی ممالک کے عوام کا بھلا ہو سکے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ اس نوعیت کے انتظام سے کسی ملک کی علیحدہ حیثیت اور خود مختاری ختم نہیں ہوگی۔ آپ نے ایک سوال پر کہا کہ اس مجوزہ میثاق یا وفاقی تنظیم کا سربراہ باری باری مقرر ہو سکتا ہے اس طرح کسی ایک ملک کی برتری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔

ملک فیروز خان نون نے اخبارات کے نمائندوں کو خطاب کرتے ہوئے اس نظریہ کا پس منظر بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ میں تقریباً ایک سال قبل سابق وزیر اعظم مسٹر سہروردی کے ہمراہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے سلسلہ میں جب لنڈن گیا تھا تو میں نے سنا تھا کہ بعض یورپی ممالک اقتصادی یونین قائم کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ ان کا منصوبہ یہ تھا کہ خوردنی اشیاء کی خام اشیاء ۔۔۔ کسٹم ڈیوٹی کی مشترکہ شرح پر تمام ممالک کو مہیا کی جائیں اور ایک ملک کی مصنوعات بلا روک ٹوک دوسرے کو مہیا کی جائیں اور اس طرح ہر قسم کی مصنوعات کے لئے مارکیٹ کا دائرہ وسیع کیا جائے۔

آپ نے کہا جب میں نے لنڈن میں اس یورپی منصوبہ کی تفصیلات سنیں تو مجھے اسی وقت خیال آیا تھا کہ اگر بغداد پیکٹ کے رکن ممالک آپس میں اس قسم کا انتظام کر لیں تو بہت بہتر ہوگا۔ بعد میں اس انتظام میں غالباً افغانستان کو بھی محدود مقاصد کے لئے شامل کیا جا سکے گا۔

ملک صاحب نے کہا کہ وزیر اعظم بننے کے بعد میں اس تجویز پر غور کرتا رہا ہوں اور میں نے اسی سلسلہ میں کئی لوگوں سے باتیں بھی کی ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اگر اس موقعہ پر ترکی کو مجوزہ میثاق یا وفاق میں شامل نہیں کیا جا سکتا تو نہ سہی فی الحال پاکستان، افغانستان اور ایران کو متحد ہو کر آپس میں پاسپورٹ سسٹم اور کسٹم ڈیوٹی ختم کر دینی چاہیئے۔ اس طرح وسیع دوستی و تعاون کی ابتداء ہو سکتی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے ابھی تک اس سلسلہ میں دونوں ہمسایہ ممالک کی حکومتوں سے رابطہ پیدا نہیں کیا۔ تاہم میری پختہ رائے ہے کہ یہ انتظام پاکستانی عوام کے لئے بہت مفید ہوگا۔

آپ نے کہا کہ متذکرہ ہمسایہ ممالک کے اقتصادی اتحاد کے ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد ان ممالک کی دفاعی یونین بھی قائم ہو سکتی ہے۔ جس کی بنیاد یہ ہوگی کہ اگر کسی ایک ملک پر حملہ ہوا تو یہ حملہ یونین کے تمام ممالک پر ۔۔۔ تصور ہوگا۔ آپ نے کہا کہ ہم اس مقصد کے لئے آپس میں دائمی معاہدات امن کر سکتے ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان میں اس نظریہ کے بارے میں کھلم کھلا باتیں ہونی چاہئیں اور ایسا کرتے ہوئے ہم سب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا انتظام حکومت ایک جمہوری آئین کے تحت چل رہا ہے اور ہم پر اس آئین کی پابندی لازمی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم کسی ہمسایہ ملک سے اس نوعیت کا اتحاد اپنے آئین میں تبدیلی کئے بغیر قائم نہیں کر سکتے اور آئین میں تبدیلی کرنے کے لئے نہ صرف قومی اسمبلی کی دو تہائی اکثریت کی حمایت ضروری ہے۔ بلکہ صوبائی اسمبلیوں کی بھی تائید لازمی ہے۔

آپ نے کہا ایسے حالات میں ہم پس پردہ کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بلکہ اس مقصد کے لئے قوم کو اعتماد میں لینا ہی پڑے گا۔ اس لئے اس سلسلہ میں کسی کو غلط فہمی پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ جہاں تک تجارت کا تعلق ہے ہم نے پہلے ہی دوسرے ممالک سے تجارتی معاہدات کر رکھے ہیں۔ کیونکہ ایسے معاہدات کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا میں نے ابھی تک اپنے اس نظریہ کی تفصیلات طے نہیں کیں چونکہ یہ نظریہ کبھی بھی زیر عمل نہ آئے اس لئے اس سلسلہ میں مجھ پر عائد کردہ تمام الزامات بے بنیاد ہیں۔

فلپائن کی امریکی فوج کو تیار رہنے کا حکم

واشنگٹن ۲۷ اگست۔ امریکی وزارت دفاع کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فارموسا کی تازہ ترین صورت حال کے پیش نظر فلپائن میں امریکی بحری فوج کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ تائیپے کی اطلاع کے مطابق نیشنلسٹ چین کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ آج بھی چین کی ساحلی توپوں نے جزیرہ کیموئے پر گولہ باری جاری رکھی۔ پیکن ریڈیو کے اعلان کے مطابق آبنائے فارموسا میں چین اور نیشنلسٹ طیاروں میں تصادم ہوا جس میں نیشنلسٹ چین کے دو جیٹ طیارے تباہ کر دیئے گئے۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کا وجود ختم ہوتا جا رہا ہے۔

اس بے دین اور گمراہ کی امت اب حد سے نکل چکی ہے۔ یہ کبھی علماء دین کو سکھ کہتے ہیں۔ کبھی علماء کے خلاف بازاروں میں ۔۔۔۔ کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی اپنے پیر و مرشد کے گندے عقائد کو چھپاتے ہیں جس طرح بلی اپنے ۔۔۔ کو چھپاتی ہے۔ مانسہرہ کے ایک مودودی منہ پھٹ نے یہاں تک بک دیا کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اور مودودی میں کیا فرق ہے (العیاذ باللہ)

بعض جگہ ان پلیدوں نے مقامی مقدس علماء پر تہمتیں بھی لگائیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جامع مسجد نوشہرہ صدر کی کمیٹی سے یہ بے دخل کر دیئے گئے۔ راولپنڈی کے ایک کوڑ مغز کو بازار میں گندی نالی کی سیر کرنی پڑی۔ بھاولنگر میں ایک کو مصلے سے پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا گیا۔ ایک اونچے مودودیئے کو ایبٹ آباد میں ذلیل ہونا پڑا مگر شرم چہ کتیا ست کہ پیش مردم بیاید۔ جھوٹ بولنے میں ان کو ید طولیٰ حاصل ہے۔"

(سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور ۲۰ اگست ۱۹۵۸ء)